REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

یوم پنجشنبہ ۶ صفر ۱۳۸۱ھ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
ایک آنہ نئے پیسے (سابقہ)

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۰ وفا ۱۳۴۰ ہش | ۲۰ جولائی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۶۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۱۸ جولائی بوقت ۱۱ بجے دن

کل حضور کو دن بھر نزلہ کی تکلیف رہی جو شام کو زیادہ ہوگئی۔ رات نیند ٹھیک آگئی۔ آج صبح طبیعت کچھ بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

امریکہ مسئلہ کشمیر حل کرنے کی تمام کوششوں کی حمایت کریگا

پاکستان کا کمیونسٹ چین سے کوئی تنازعہ نہیں ہے۔ نیویارک میں صدر محمد ایوب خان کی پریس کانفرنس

نیویارک ۱۹ جولائی۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ امریکہ میں مسئلہ کشمیر کے بارے میں گہری تشویش پائی جاتی ہے۔ آپ نے کہا کہ مسئلہ کشمیر حل کرنے کی تمام کوششوں کی امریکہ حمایت کرے گا۔ صدر نے بتایا کہ میرے اور پنڈت نہرو کے درمیان ملاقات کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن پنڈت نہرو نے مسئلہ کشمیر حل کرنے کے سلسلہ میں کسی خواہش کا اظہار کیا تو پاکستان اس پیشکش کو مسترد نہیں کرے گا۔ صدر نے کہا میں اس وقت مطمئن ہوں گا جبکہ کشمیر کے تنازعہ کا کوئی تصفیہ ہو جائے گا۔ صدر ایوب ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ — آپ نے مزید کہا کہ پاکستان کا کمیونسٹ چین سے کوئی تنازعہ نہیں ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا تھا کہ پاکستان کے چین سے تعلقات کیسے ہیں۔ اور کیا پاکستان چین کی معرفت کیوبا کی چینی درآمد کرتا ہے۔ آپ نے کہا چین ہمارا ہمسایہ ہے۔ اور ہمارا چین سے کوئی تنازعہ نہیں ہے۔ جہاں تک ہمیں علم ہے ہم کیوبا سے چینی درآمد نہیں کر رہے۔ اور چین کی معرفت تو ہم قطعی طور پر درآمد نہیں کر رہے۔

کشمیر کے بارے میں سوالات کے جواب میں صدر ایوب نے کہا کہ امریکہ کو اس صورت حال کے بارے میں تشویش ہے۔ صدر سے دریافت کیا گیا کہ کیا گزشتہ ہفتہ واشنگٹن میں قیام کے دوران آپ کی بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے ملاقات کا کوئی انتظام کیا گیا تھا۔ تو صدر نے جواب دیا نہیں پنڈت نہرو سے میری اور مجھ سے پنڈت نہرو کی ملاقات کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ صدر ایوب سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ واشنگٹن کے مذاکرات کے بعد مسئلہ کشمیر کے بارے میں مطمئن ہیں تو آپ نے جواب دیا میں اس وقت مطمئن ہوں گا جبکہ یہ مسئلہ حل ہو جائیگا۔ صدر ایوب نے کہا کہ امریکہ پاکستان سے کشمیر کے تصفیہ کے بارے میں بھارت کے ہر اقدام کی حمایت کرے گا۔ — صدر نے مزید بتایا کہ ہم ۱۹ ستمبر کو شروع ہونے والے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔

امریکہ کے تین ممتاز سائنسدانوں کی ایک جماعت عنقریب پاکستان کا دورہ کریگی

نیویارک میں پاکستان کے نامور سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کا انکشاف

نیویارک ۱۹ جولائی۔ پاکستان کے ممتاز سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام نے انکشاف کیا ہے۔ کہ امریکہ کے تین ممتاز سائنسدانوں کی جماعت بہت جلد پاکستان کا دورہ کریگی۔ یہ سائنسدان پاکستان میں سیم اور تھور پر قابو پانے کے منصوبوں کے متعلق رپورٹ پیش کریں گے۔ اور بتائیں گے کہ اس مقصد کے لئے امریکہ سے کتنی امداد کی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ امریکی سائنسدان پاکستان کے پن بجلی کے منصوبوں اور فنی تربیت کے فروغ کے لئے پولی ٹیکنک اداروں اور ٹیکنیکل ڈیویلپمنٹ کے قیام کے متعلق پاکستانی ماہروں سے تبادلۂ خیالات کے بعد بتائیں گے کہ پاکستان کے سائنس کمیشن کی سفارشات کے مطابق ٹیکنیکل سائنس کے تربیتی اداروں کے پروگرام کو کس طرح جلد عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام صدر ایوب کی پارٹی کے رکن کی حیثیت سے امریکہ کا دورہ کر رہے ہیں۔

صدر ایوب کے استقبال کا آنکھوں دیکھا حال

کراچی ۱۹ جولائی۔ ریڈیو پاکستان کراچی آج شام سوا آٹھ بجے اپنے قومی پروگرام میں صدر ایوب کے کراچی واپس پہنچنے اور ان کے استقبال کا آنکھوں دیکھا حال نشر کرے گا۔ اس کے بعد صدر ایوب کی اس تقریر کا ریکارڈ نشر کیا جائے گا۔ جو انہوں نے امریکی کانگرس کے مشترکہ اجلاس میں کی تھی۔

مردان میں گرمی سے ۵ افراد ہلاک

پشاور ۱۹ جولائی۔ ضلع مردان میں سخت گرمی کے باعث ۵ افراد کے ہلاک ہونے کی خبر موصول ہوئی ہے۔ صوابی تحصیل کے گاؤں دیہہ ۴۴ میں ایک خاتون اور ایک نوجوان لڑکی ہلاک ہوئی۔ صوابی میں دو افراد محمود اعظم اور عجب گل اور گاؤں طیانی میں ایک شخص ہلاک ہوا۔

چینی راہنما بھارت سے بات چیت پر آمادہ ہوگئے

نئی دہلی ۱۹ جولائی۔ کمیونسٹ چین کے لیڈروں نے بھارت کے ساتھ سرحد کا تنازعہ طے کرنے کے لئے بات چیت شروع کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر آر کے نہرو منگولین ری پبلک کی چالیسویں سالگرہ کی تقریبات میں شرکت کے لئے منگولیا جاتے ہوئے کچھ دیر پیکنگ بھی ٹھہرے تھے۔ چینی حکام نے اس موقعہ پر اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ مسٹر آر کے نہرو نے پیکنگ میں ممتاز چینی لیڈروں سے بھی ملاقاتیں کی تھیں۔ بھارتی وزارت خارجہ کے سیکرٹری جنرل اسی ہفتہ واپس دہلی پہنچنے پر مسٹر نہرو کو تفصیلات سے آگاہ کریں گے۔

ایران سے سمجھوتے کے لئے بات چیت

راولپنڈی ۱۹ جولائی۔ ایران سے تجارتی سمجھوتے پر بات چیت کرنے کے لئے عنقریب پاکستان کا ایک تجارتی وفد تہران جائیگا توقع ہے کہ وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن وفد کی قیادت کریں گے۔ پاکستان کو توقع ہے کہ ایران سے وہ ایک ایسا سمجھوتہ کرنے میں کامیاب ہو جائیگا جس کے تحت وسیع پیمانے پر تجارت ہو سکے گی۔

ستمبر میں امتحان دینے والے طلباء کیلئے ضروری اطلاع

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایسے طلباء جنہوں نے بی۔ اے، بی ایس سی (فرسٹ ایر اور فائنل) کے لئے ستمبر ۱۹۶۱ء میں امتحان دینا ہے اپنے داخلہ فارم دفتر کالج سے لے لیں۔ داخلے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے اس لئے اس سے قبل فارموں کا پُر کیا جانا ضروری ہے۔

(پرنسپل)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ جولائی ۶۱ء

میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا

ہر احمدی بیعت کرتے وقت یہ اقرار کرتا ہے "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" یہ اقرار بیعت کا مرکزی نقطہ ہے۔ اور ایک احمدی کی زندگی اسی مرکز کے گرد گھومنی چاہیئے۔ جس کی زندگی ایسی نہیں ہے وہ سچا احمدی نہیں۔ اس نے سچی توبہ نہیں کی اور اس نے نیکی کے راستہ میں ابھی پہلا قدم بھی نہیں اٹھایا دین کو دنیا پر مقدم رکھنے سے ہی ہم وہ کام سرانجام دے سکتے ہیں جس کے سرانجام دینے کیلئے ہمارا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے خود ہمیں کھڑا کیا ہے۔ ورنہ ہمارا دعویٰ جھوٹا ہے کہ ہم کو اللہ تعالےٰ نے اپنے دین کی خدمت کے لئے کھڑا کیا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم روزی کمانا ترک کر دیں اور محض مسجد میں بیٹھ کر اللہ ہو اللہ ہو کرتے رہیں۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ ہم جو بھی کام کریں اس میں تقوےٰ ہمارے ملحوظ خاطر رہے۔ ہم کوئی کام ایسا نہ کریں جو محض دنیا کمانے کے لئے ہو جس میں اللہ تعالےٰ کی برکات نازل نہ ہوں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں ہر کام کے آغاز و انجام اور دوران کے لئے دعائیں سکھائی ہیں۔ کھانا کھانے۔ پانی پینے۔ اٹھنے بیٹھنے سونے جاگنے۔ گھر سے باہر جانے گھر واپس آنے حتیٰ کہ پاخانہ جانے کے لئے بھی مخصوص دعائیں ہیں جو ایک مسلمان کو پڑھنی چاہئیں کوئی حرکت نہیں ہے جو ایک مسلمان کرے مگر اس کے ساتھ یاد خدا نہ لگی ہو۔ اس لئے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے سے یہ غرض نہیں ہے کہ ہم دنیا کے کاروبار چھوڑ چھاڑ کر حجرہ نشین بن جائیں۔ اور ذکر الٰہی کرتے رہیں۔ اسلام ہرگز ایسی زندگی کو اسلامی زندگی قرار نہیں دیتا یہ تو دین الٰہی کے ساتھ تمسخر کرنا ہے۔ اسلام میں ایسی نکمّی زندگی کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کا اس سے بڑا کفران کچھ نہیں کہ ہم وسعت دنیا کو۔ ان کاموں کے لئے استعمال نہ کریں جن کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ ہم کو دیئے ہیں۔ اور دل و دماغ کی طاقتوں کو ضائع کریں اور ان سے وہ کام نہ لیں جو ان قوتوں کے بغیر زندگی میں نہیں ہو سکتے۔

البتہ تزکیہ نفس کے لئے اگر ہم کچھ عرصہ فرصت حاصل کر کے یاد الٰہی میں ہمہ وقت مصروف ہوں تو یہ ایک نہایت محدود حد تک جائز ہے۔ یہ مشقی کام کہلاتا ہے اور جس طرح دنیوی امور کے سیکھنے اور مہارت حاصل کرنے کے لئے ہم شروع شروع میں معمول سے زیادہ وقت اور توجہ دیتے ہیں اسی طرح عبادت میں بھی وقتی طور پر مشق کے لئے ہم زیادہ وقت دے سکتے ہیں لیکن اس کا فائدہ صرف یہی ہے کہ ہم عام دنیوی کاموں میں بھی اللہ تعالےٰ کے تقویٰ کو نگاہ رکھنے کی عادت ڈال لیں۔ اصل چیز یہی ہے۔

اس طرح دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا مطلب یہی ہے کہ ہم ہر دنیوی کام بھی تقویٰ اللہ سے کریں اور محض دنیا کے نہ ہو رہیں۔ اپنے دنیوی کاموں میں اللہ تعالےٰ کو نہ بھول جائیں۔ بہادر شاہ ظفر کا کیا اچھا شعر ہے۔

ظفر آدمی اس کو نہ جانیئے گا گو ہو کیسا ہی صاحبِ فہم و ذکا
جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

جو لوگ لمبی عبادتوں پر مغرور ہوتے ہیں مگر دنیوی کاموں میں ہر طرح کی چالاکی بے ایمانی اور بددیانتی کر جاتے ہیں ان کی لمبی عبادتیں قطعاً کوئی معنی نہیں رکھتیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جو روزانہ زندگی میں ایسی باتوں کو نہیں چھوڑتا وہ جتنی لمبی نمازیں پڑھتا ہے جتنا زیادہ وقت عبادت میں دیتا ہے وہ نہ صرف وقت کو ضائع کرتا ہے بلکہ زیادہ گنہگار بن رہا ہے اور عبادت اس پر الٹا اثر کرتی ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ چونکہ وہ عبادت گزار ہے اس لئے اگر وہ کوئی چالاکی کرے گا تو اللہ تعالےٰ اس کی عبادت کے عوض میں اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ یہ سراسر وہم ہے جس میں وہ گرفتار ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کا غلط استعمال کرتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جو شخص ایک اچھی چیز کا غلط استعمال کرے وہ دوسروں سے زیادہ گنہگار ہوتا ہے۔

نماز کی اللہ تعالےٰ نے یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ یہ بے حیائی فحشاء اور منکر سے بچاتی ہے لیکن جب ہم فحشاء اور منکر میں اسلئے زیادہ بڑھ جاتے ہیں کہ ہم بزعم خود بڑے عبادت گزار ہیں تو ایسی عبادت رحمت نہیں زحمت بلکہ لعنت بن جاتی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایسے لوگوں کو عبادت ترک کر دینی چاہیئے اگرچہ یہ درست ہے کہ ان کا عبادت کرنا نہ کرنے سے بدتر ہے تاہم یہ ہو سکتا ہے کہ عبادت کی عادت انہیں کسی اچھی گھڑی صراط مستقیم کی نشاندہی کر دے اور وہ پلٹا کھا کر حقیقی نیکی کی طرف راغب ہو جائیں۔

بعض لوگ ایسے لوگوں کی مثال دیکر کہا کرتے ہیں کہ جی نمازوں میں کیا پڑا ہے فلاں شخص کو دیکھو کتنا پرہیزگار نظر آتا ہے دن رات یاد اللہ میں لگا رہتا ہے مگر سخت مکّار اور فریبی ہے۔ دنیوی فائدہ کے لئے سخت سے سخت کمینگی کا طریق اختیار کرنے سے بھی باز نہیں آتا جو لوگ ایسے لوگوں کا حوالہ دے کر نماز روزہ سے بچنے کا جواز نکالتے ہیں۔ وہ بھی راہ راست پر نہیں ہیں۔ ایک انسان جو ایک اچھی چیز کا غلط استعمال کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اچھی چیز ہی اچھی نہیں رہی۔ ایسے غلط کار لوگوں کی مثال دے کر وہ اس مواخذہ سے نہیں بچ سکتا۔ جو اچھی چیز کو ترک کرنے سے ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص لمبی لمبی نمازیں پڑھ کر اور حج کر کے زیادہ مکار اور زیادہ خطرناک بن جاتا ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر کسی پر نماز اور حج کا یہی اثر پڑتا ہے اور ان سے وہ مکارم اخلاق پیدا نہیں ہوتے جو ان سے پیدا ہونے چاہئیں۔ کیونکہ بارش اگر زرخیز زمین پر برستی ہے تو ضرور گل و گلزار پیدا کرتی ہے اور گندگی پر پڑتی ہے تو گندگی کو زیادہ کرتی ہے۔

سیدھا راستہ یہی ہے کہ شریعت نے جو عبادتیں مقرر کی ہیں ان کو کسی خیال

(باقی صفحہ پر)

احباب جماعت کیلئے ایک ضروری نصیحت

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

"میرے علم میں ربوہ کے ایک دوست کے متعلق یہ بات لائی گئی تھی کہ انہوں نے بزعم خود سلسلہ کے ایک ذمہ دار ادارے میں کوئی نقص محسوس کر کے اس کے متعلق خود متعلقہ ادارے کو توجہ دلانے کی بجائے اِدھر اُدھر غیر متعلق لوگوں میں معترضانہ باتیں کیں۔ اس پر ان صاحب کو دفتر نگران بورڈ کی طرف سے ذیل کا نصیحت کا خط لکھا گیا ہے۔ جو افادۂ عام کی غرض سے الفضل میں شائع کیا جاتا ہے۔ بُعدِ نبوی کی وجہ سے نیز قرآنی تعلیم سے ناواقفیت کی بناء پر ہمارے بعض مقامی اور بیرونی دوستوں میں اِس بارے میں ناواجب رجحانات پیدا ہو رہے ہیں۔ جن میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ مندرجہ ذیل مخلصانہ ہدایت کی روشنی میں مقامی اور بیرونی دوست آئندہ محتاط رہیں گے۔ یہ ہرگز کسی کو دعوےٰ نہیں کہ ہمارے ادارے یا خود نگران بورڈ ہی غلطیوں سے بالا ہیں۔ اداروں سے ضرور غلطیاں ہوتی ہیں۔ مگر اِن غلطیوں پر وہ رستہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے جو قرآنی تعلیم کے صریح خلاف ہے بلکہ اسلامی تعلیم کے مطابق صحیح اصلاحی رستہ اختیار کرنا چاہیئے۔ بہرحال جو خط دفتر نگران بورڈ کی طرف سے ایک مقامی دوست کی طرف لکھا گیا ہے اُس کی نقل شائع کی جاتی ہے۔

مکرمی محترمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"میرے نوٹ کے جواب میں آپ کا خط موصول ہوا۔ معلوم نہیں کہ آپ بھولتے ہیں یا کہ رپورٹ کنندہ بھولتا ہے۔ بہرحال جو ہوا سو ہوا۔ آئندہ کے لئے میری آپ کو بلکہ جماعت کے ہر فرد کو یہی اُصولی نصیحت ہے کہ اگر جماعت کے کسی صیغے میں کوئی نقص نظر آئے یا کوئی امر قابلِ اصلاح دکھائی دے تو غیر متعلق لوگوں میں بات کرنے کی بجائے صحیح اسلامی طریق یہ ہے اور عقل و دانش کا بھی یہی تقاضا ہے کہ اِس صورت میں براہ راست صیغہ متعلقہ کے افسر کو توجہ دلانی چاہیئے۔ ورنہ فتنہ پیدا ہوگا اور جماعت میں بے چینی کا دروازہ کھلے گا۔ قرآن مجید نے اپنی ایک آیت میں مومنوں کو اس بارے میں تاکیدی اور واضح نصیحت فرمائی ہے۔" فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد

صدر نگران بورڈ ربوہ ۱۷/۷/۶۱

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۶ فروری ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت مجلس ارشاد کا اجلاس ہوا۔ جس میں محترم وکیل الصنعت صاحب تحریک جدید نے انڈسٹریل بنکنگ کے متعلق انگریزی میں تقریر کی۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا:۔

انڈسٹریل بنکوں کا کاروبار

یہ مضمون شاید

ہماری جماعت کے لئے

نیا ہے۔ اس لئے جو سوالات کئے گئے ہیں۔ وہ ایسے نہیں تھے کہ جن سے مفید روشنی پڑتی۔ اسی طرح مقرر کے لئے بھی غالباً یہ مضمون زیادہ واضح نہیں تھا۔ چنانچہ نصف سے زیادہ وقت انہوں نے صرف ناموں کے بیان کرنے میں ہی گزار دیا۔ حالانکہ بنکوں کے ناموں سے اس موضوع کا کوئی تعلق نہ تھا۔ ان کو صرف انڈسٹریل بنک کے متعلق لوگوں کو مفید معلومات بہم پہونچانی تھیں۔ اور پھر وہ اپنے مضمون کو اس طرف لے گئے۔ جس میں ان کو دخل نہیں تھا۔ یعنی انہوں نے مذہب میں دخل دینا شروع کر دیا کہ

انڈسٹریل بنکنگ کا سود

سود نہیں۔ حالانکہ وہ بھی دوسرے سودوں کی طرح خالص سود ہے۔ انڈسٹریل اصطلاح کی تشریح آپ لوگ جو چاہیں کریں۔ اس کے آپ مجاز ہو سکتے ہیں۔ لیکن سود کی تشریح تو وہی رہے گی۔ جو کہ شریعت نے کی ہے۔ سود کا نام اگر آپ بہبود رکھ دیں۔ تو کیا وہ جائز ہو جائے گا۔ وہ تو صرف نام کا جھگڑا ہوگا۔ اصل بات یہ ہے کہ کوئی بنک ایسا نہیں جو کہ سود کے بغیر چل رہا ہو۔ یہ علیحدہ سوال ہے کہ ہمارے لئے ممکن ہے یا نہیں کہ ہم ان نقائص کو دور کر کے اس کام کو چلا سکیں لیکن

موجودہ سسٹم

بہر حال ایسا نہیں کہ اس میں بغیر سود کے کام چل سکے۔ کیونکہ لوگ بغیر سود کے روپیہ لگانے کو تیار ہی نہیں ہوتے۔ اور اگر کوئی جماعت بغیر سود کے کام چلانا چاہے۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا گورنمنٹ اس قسم کے بنک کو چلانے کی اجازت دیگی۔ کیونکہ گورنمنٹ تو سود کی بنیاد پر اجازت دیتی ہے۔ ہم نے یہ موضوع صرف اس لئے رکھا تھا کہ ہمیں بنکنگ کے متعلق صحیح علم ہو جائے۔ یہ الگ بحث ہے کہ

بنکنگ کا کونسا حصہ جائز ہے

اور کونسا ناجائز ہے۔ جب ہم چور سے پوچھتے ہیں کہ چوری کس طرح کی جاتی ہے۔ تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ ہم اس کے حلال یا حرام پہلو کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ بلکہ صرف اپنے علم کو بڑھانے کے لئے ایسی باتیں پوچھتے ہیں۔ چوری کرنا بے شک برا ہے لیکن اس کے متعلق یہ جاننا کہ چور کس طرح چوری کرتے ہیں یہ برا نہیں۔ مثلاً یہ بات حرام نہیں کہ انسان اس بات کو معلوم کرے کہ شراب کس طرح بنائی جاتی ہے۔ اسی طرح ہم یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ

بنک کس طرح سود کماتے ہیں

اور لوگ کس طرح بنکوں سے کاروبار کرتے ہیں۔ یا انشورنس کمپنیاں کس طرح کام چلاتی ہیں۔ اور اس سے ان کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ ان چیزوں کے متعلق علم حاصل کرنا برا نہیں۔ بے شک آخر میں انہوں نے بعض باتیں مفید بھی بیان کی ہیں۔ لیکن اکثر حصہ اصطلاحات کے بیان کرنے میں ہی گزرا ہے۔ ان کو بتانا چاہیئے تھا کہ بنکوں کی غرض کیا ہوتی ہے۔ اور ان کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے۔

اصل بات یہ ہے

کہ دنیا میں انسان کی ضرورتیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک تو مستقل ضرورتیں ہوتی ہیں۔ اور دوسری ہنگامی ضرورتیں ہوتی ہیں۔ مستقل ضرورتوں کے متعلق تو انسان اپنا بجٹ بنا سکتا ہے۔ کہ میں اتنا روپیہ خوراک پر۔ اتنا کپڑوں یا مکان وغیرہ پر خرچ کروں گا۔ لیکن ہنگامی ضرورتوں کے متعلق بجٹ نہیں بنایا جا سکتا۔ کسی کو کیا معلوم ہے کہ میں کب بیمار ہو جاؤنگا یا میرا بیٹا کب بیمار ہوگا۔ تم نے کبھی کسی شخص کو سو روپیہ یا دو سو روپیہ اس لئے جمع کرتے نہیں دیکھا ہوگا۔ کہ میرے بیٹے کو کسی دن اپنڈے سائیٹس ہوگا۔ تو اس پر خرچ کرونگا اگر کوئی شخص ایسا کرے۔ تو لوگ اسے پاگل سمجھیں گے۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

اس قسم کے اچانک اقعات

دنیا میں ہوتے رہتے ہیں۔ اور لوگوں کو ان پر روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ فرض کرو ڈاکٹر یہ بتاتا ہے کہ فلاں مقام پر مریض کو لے جاؤ اور فلاں دوائی اسے کھلاؤ۔ اور ان اخراجات کے لئے پانچ سو روپے کی ضرورت ہو۔ تو اگر اس شخص نے کچھ روپیہ پس انداز کیا ہوا ہو۔ تو وہ کام چلا لے گا۔ اور اگر اس کے پاس روپیہ نہیں ہوگا۔ تو وہ جائے گا۔ اور بنک سے سود پر روپیہ لے آئے گا۔ اور اپنا کام چلا لے گا۔ یہی صورت دوسرے لوگوں کو بھی پیش آسکتی ہے۔ مثلاً ایک زمیندار کا بیل اچانک مر جاتا ہے۔ یا گھوڑے نے کوئی بوٹی کھالی اور وہ مر گیا۔ اب اس قسم کی ضروریات جو تو اتر پیش آجاتی ہیں۔ ان کے لئے کون بجٹ بنا کر رکھتا ہے۔ یہی ضروریات ہیں۔ جو بینک کی ضرورت کا پیش خیمہ ہیں۔ لیکن

اس کا کوئی متبادل انتظام

ہم اب تک نہیں کر سکے۔ یہاں ایک کمیٹی اس قسم کی ضروریات پر غور کرنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ مگر وہ اب سو رہی ہے۔ اور مجھے کچھ علم نہیں کہ اس نے کیا کام کیا ہے۔ بہر حال انہی بنکوں میں سے ایک

انڈسٹریل بنک

بھی ہے۔ جس کے متعلق آج تقریر کی گئی ہے مگر اس موضوع پر جس رنگ میں روشنی ڈالنی چاہیئے تھی۔ اس رنگ میں روشنی نہیں ڈالی گئی۔ اور اس طرح یہ مضمون پھر بھی تشنہ تحقیق ہی رہ گیا ہے۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

متقی کی علامات

"پس ہمیشہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے اور اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان رکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب (س ۲۸) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے۔ اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے۔ کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا۔ اس لئے وہ دروغگوئی سے باز نہیں آتا۔ اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا اور اسے ایسے موقعہ سے بچا لیتا ہے۔ جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔"

(ملفوظات جلد اول ص ۱۲)

ماہنامہ انصار اللہ کے متعلق گراں قدر آراء

۱- حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

"اس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روح پرور ملفوظات اور پر معارف تحریرات شائع کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ حضور کے صحابہؓ کے دلچسپ حالات قبولِ حق کے ایمان افروز واقعات اور روایات۔ قربانی و ایثار اور فدائیت کے نمونے شائع کرنے کا التزام ہے۔ اور پھر تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت کے چیدہ چیدہ واقعات بھی پیش کرنے کا پروگرام ہے۔ اسی طرح اہلِ علم بزرگان کے تربیتی مضامین اور اہلِ قلم حضرات کے بلند پایہ علمی مقالے بھی اس رسالہ کے ذریعہ پیش کئے جائیں گے۔ الغرض ماہنامہ انصار اللہ ایک معلم اور مربی کا کام دے گا ...... اس رسالہ کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپیہ ہے جو رسالہ کی خوبیوں کے بالمقابل معمولی رقم ہے۔"

۲- جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سابق پنجاب

"ماہنامہ "انصار اللہ" ماشاء اللہ بہت دیدہ زیب اور دلچسپ ہوتا ہے۔ اس میں علمی مضامین بھی ہوتے ہیں اور تربیتی بھی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی زیر قیادت یہ اپنا مقصد بہت خوش اسلوبی سے پورا کر رہا ہے ...... یہ تحریک اچھی ہے کہ ہر خریدار دو اور خریدار مہیا کرے۔ جماعت میں اس کی کافی گنجائش ہے۔ بعض دوسرے رسالے ماہوار لاکھوں کی تعداد میں چھپتے ہیں۔ بلکہ ریڈرز ڈائیجسٹ تو ہر ماہ دو کروڑ دس لاکھ سے اوپر فروخت ہوتا ہے۔ ہمارا رسالہ کم از کم ہزاروں کی تعداد میں تو چھپنا چاہیئے۔ اس کیلئے دوستوں کو جدوجہد کرنی چاہیئے۔"

۳- روزنامہ "الفضل" ربوہ

"ماہنامہ "انصار اللہ" کا زیر نظر شمارہ جو لکھائی چھپائی اور کاغذ وغیرہ کے لحاظ سے بھی بہت عمدہ اور جاذب نظر ہے۔ باطنی اور ظاہری محاسن سے آراستہ ہے اراکین انصار اللہ تو اسے خریدیں گے ہی ہماری رائے میں جماعت کے مردوں عورتوں بچوں غرضیکہ ہر طبقہ میں اس کی کثرت سے اشاعت ہونی چاہیئے تاکہ اس کے اجراء کی غرض و غایت بصورت احسن پوری ہو۔ وسیع اشاعت کے پیش نظر اس کی قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے، یعنی فی پرچہ آٹھ آنے اور سالانہ پانچ روپے۔ ہمیں امید ہے کہ جماعت کی سب تنظیمیں (انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنات اماء اللہ) اور انفرادی لحاظ سے بھی احباب جماعت بکثرت اس ماہنامہ کے خریدار بنیں گے۔ اور اس کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ تاکہ ہم سب میں جلد سے جلد وہ پاک روحانی تبدیلی پیدا ہو۔ جس کے پیدا کرنے کے لئے اس زمانہ میں احمدیت قائم کی گئی ہے۔"

۴- جناب مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیٹر ماہنامہ "الفرقان" ربوہ

"ماہنامہ "انصار اللہ" مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا تربیتی رسالہ ہے۔ اس کی کتابت و طباعت نہایت اچھی ہے اور مضامین اپنے بلند مقصد کے پیش نظر بہت عمدہ ہوتے ہیں۔ مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی بی۔ اے اس رسالہ کے ایڈٹ کرنے میں نہایت محنت سے کام کر رہے ہیں جزاہ اللہ خیراً۔"

۵- ہفت روزہ "بدر" قادیان

"یہ رسالہ اس قابل ہے کہ نہ صرف ممبران مجلس انصار اللہ ہی اس کا مطالعہ کریں بلکہ جماعت کا ہر فرد اس قیمتی خزانہ سے بہرہ اندوز ہو تاکہ جس عظیم مقصد کے پیش نظر مرکز سلسلہ سے اس کا اجراء عمل میں لایا گیا ہے اور جس کے لئے اس قدر محنت اور عرق ریزی سے کام لیا گیا ہے پورا ہو۔ جہاں تک مرکز کا تعلق ہے اس نے تو یہ خوان یغما پیش کر دیا اب جماعت کا فرض ہے کہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائے اور اس کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔"

۶- جناب قریشی عبد الرحمن صاحب ناظم مجالس انصار اللہ خیرپور ڈویژن

"ماہنامہ "انصار اللہ" اپنے گوناگوں معیاری تربیتی مضامین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعائے مغفرت

(محترم چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر ایٹ لاء ۲/۴۳ ایلگن روڈ لاہور کینٹ)

برادرِ عزیز چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ پسر حضرت چوہدری محمد عبد اللہ خانصاحب رضی اللہ عنہ۔ (عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دانہ زید کا ضلع سیالکوٹ) جو چک ۴۸ ج ب تحصیل و ضلع لائلپور میں رہائش رکھتے تھے۔ ۱۴ جولائی ۱۹۶۱ء بروز جمعہ آٹھ بجے صبح کے قریب داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے مالکِ حقیقی کے پاس جا پہنچے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی شام بعد از نماز مغرب قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے باوجود خرابی صحت کے برادرِ عزیز موصوف کی لنگر خانہ کے سامنے والے میدان میں نماز جنازہ پڑھائی ایک کثیر تعداد احباب ربوہ کی نماز جنازہ میں شامل ہوئی اور تدفین کے لئے قبر تک ساتھ گئی۔

تدفین کے بعد قبر پر دعا محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے کرائی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بہنوں اور بھائیوں کو جو تعزیت کے لئے مرحوم کے اعزا کے پاس تشریف لائے اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور ان تمام بھائیوں اور بزرگوں کو جو نماز جنازہ اور تدفین میں شامل ہوئے اپنی خاص الخاص نعمتوں سے مالا مال کرے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مرحوم بھائی کے ساتھ خاص شفقت اور رحم کا سلوک فرمائے اور جنت میں نہایت اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مرحوم چونکہ غیر موصی تھے اس لئے عام قبرستان میں دفن ہوئے۔

اس جگہ یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہے کہ کارکنان لنگر خانہ نے صرف ایک گھنٹہ قبل کی اطلاع پر ایک سو سے اوپر افراد کے کھانے کا نہایت اعلیٰ انتظام فرمادیا جس سے خاص طور پر ہمارے غیر احمدی متعلقین بہت اچھا اثر لے کر گئے۔

احباب جہاں ہمارے مرحوم بھائی کے لئے دعا فرمائیں وہاں ان کی کمزور اور بیمار بیوہ اور ان کے سات بچوں (پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں) کے لئے جن میں سے سب سے بڑا لڑکا عزیزم سعید احمد باجوہ آٹھ سال سے انگلستان میں ہے اور باقیوں کی عمر چھوٹی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور خود ان کا والی اور کفیل ہو۔

اس صدمہ کی وجہ سے خود میری صحت پر بھی بہت برا اثر پڑا ہے۔ احباب میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اسلام اور احمدیت کی حقیقی اور بے لوث خدمت کرنے کی توفیق وافر عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

ہماری والدہ ماجدہ (اہلیہ محترم ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر مرحوم) جو کہ صحابیہ اور موصیہ ہیں ایک عرصہ سے بعارضہ ذیابیطس بیمار تھیں۔ اب کچھ دنوں سے انہیں بائیں جانب بازو اور ٹانگ پر فالج کا حملہ ہو گیا ہے۔ ضعیف العمری کی وجہ سے تکلیف بہت زیادہ ہے۔ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں مگر تاحال کوئی خاص افاقہ نظر نہیں آتا۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ (خاکسار سردار رحمت اللہ عفی عنہ ربوہ)

کے عربی اور فارسی کلام کے انتخاب مع معانی اور نصائح سے پُر پُر اثر کلام کے اقتباس۔ دیدہ زیب ٹائیٹل پیج عمدہ کاغذ اور بہتر چھپائی۔ نیز ضرورت وقت کے لحاظ سے مضامین کے انتخاب کی وجہ سے سلسلہ کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کرنے والا ہے۔"

۷- مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا کے سرگرم رکن شیخ شریف احمد صاحب فاروقی

"میں نے انصار اللہ کا مطالعہ کیا ہے۔ تربیتی لحاظ سے بڑا ہی مفید ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں نے زیادہ سے زیادہ خریدار مہیا کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ خدا تعالیٰ میری اس ناچیز کوشش میں برکت دے۔ آمین۔" (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

چندوں کی وصولی کے متعلق امام وقت کے ارشادات

(از مکرم عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

گذشتہ مضمون میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بعض ہدایات درج کی گئی تھیں۔ جو حضور نے تیاری بجٹ، تخفیف شرح کی اجازت۔ اور بقایا جات کی وصولی کے متعلق مختلف موقعوں پر ارشاد فرمائی ہیں۔ آج نادہندوں کے متعلق بعض ارشادات نقل کئے جاتے ہیں۔ فرمایا :-

"بے شک بجٹ طاقت کے مطابق ہونا چاہیئے۔ مگر کونسی طاقت کیا آپ لوگ خدا تعالےٰ کو یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ چونکہ ہم میں سے پچاس فی صدی چندہ نہیں دیتے تھے۔ اس لئے ہم نے آمد و خرچ میں کمی کر دی۔ خدا تعالےٰ کہیگا۔ کیا تم نے چندہ نہ دینے والوں سے چندہ لینے کی کوشش کی۔ اور اس کے لئے اپنی انتہائی کوشش صرف کر دی۔ اس کا آپ لوگوں کے پاس کیا جواب ہے؟

کیا کوئی جماعت ایسی ہے۔ جو یہ بتائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ جو شخص تین ماہ تک چندہ نہیں دیتا وہ میری جماعت سے خارج ہے۔ اس کے مطابق اس نے چندہ نہ دینے والوں کا معاملہ پیش کیا؟ باتیں کرنی آسان ہیں لیکن کام کرنا مشکل ہے۔ آپ لوگوں نے طاقت استعمال ہی نہیں کی۔ پھر طاقت سے کام کس طرح بڑھ گیا۔ یہ ایک چیز تھی ہمارے پاس جس سے کام لیا جا سکتا تھا۔ مگر اس سے کام نہیں لیا گیا

ایسے نادہند جماعتوں میں موجود ہیں۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں لیکن تم لوگ ان کے ڈر کی وجہ سے ان کے لحاظ کے باعث اور ان کی آنکھوں میں آنکھیں ملنے کی شرم سے انہیں اپنے ساتھ رکھتے ہو۔ اور پھر کہتے ہو۔ کہ چندہ وصول کرنے میں ہم نے پوری کوشش کر لی ہے۔ اس بارے میں تم غلطی پر ہو۔ اور یقیناً غلطی پر ہو۔ یہ کوشش باقی ہے۔ ان نادہندوں کے پاس جاؤ۔ جو احمدی کہلا کر چندہ نہیں دیتے۔ اور انہیں بتاؤ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حکم ہے۔ پھر بھی اگر وہ کہیں کہ نہیں دیتے۔ تو ان کا معاملہ میرے سامنے پیش کرو۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ جو علام الغیوب ہے۔ اس کے سامنے تم جواب دے سکتے ہو کہ ہم نے اپنی طرف سے کوشش کر لی تم انسانوں کو دھوکہ دے سکتے ہو۔ مگر خدا تعالےٰ کو نہیں اور ہمارا معاملہ انسانوں سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ سے ہے بے شک طاقت اور ہمت سے زاید بجٹ نہ ہو۔ اگر ہم طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالتے ہیں تو یہ خدا تعالےٰ کے منشاء کے خلاف ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ طاقت کے معنی کیا ہیں؟ طاقت کے معنی خدا تعالےٰ کے نزدیک یہ نہیں کہ منہ سے کہہ دیا۔ ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ اور ہم سے چندہ وصول نہیں ہو سکتا۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء)

۲۔ نادہندوں کے خلاف رپورٹ کرنے کے متعلق حضور نے مزید وضاحت فرمائی کہ۔

"ایسے کیسوں میں جماعت ہائے متعلقہ کو ہدایت کر دی جائے۔ کہ وہ اس قسم کے نادہندوں کے متعلق نظارت امور عامہ میں رپورٹ کریں۔

(ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ نمبر ۱۰۹ مورخہ ۲۹-۳-۲۶)

۳۔ میں نے عرض کیا تھا۔ ۱۹۳۳ء کی مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو ہدایات جاری فرمائی تھیں وہ چندوں کی وصولی کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لئے یہ سلسلہ ختم کرنے سے پہلے میں اس مجلس مشاورت کی رپورٹ میں سے ایک اقتباس اور پیش کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا :-

ہمیں کن اصطلاحات میں باتیں کرنی چاہئیں

"یہ کہنا کہ اخراجات زیادہ ہیں۔ جس قدر آمدنی ہو سکتی ہے اسی میں پورے کرنے چاہئیں۔ یہ ان قوموں کا اصول ہو جو یہ کہتی ہیں۔ کہ ہمیں زندہ رہنا ہے زندہ رہنے کی خاطر۔ لیکن جس قوم کا یہ دعوےٰ ہو۔ کہ اسے مرنا ہے دنیا کو زندگی دینے کے لئے۔ اس کی طرف سے یہ نہیں کہا جا سکتا اس کی طرف سے صرف یہ سوال ہو سکتا ہے کہ دنیا کو زندہ رکھنے کے لئے فلاں کام کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اگر ضرورت ہے تو وہ قوم یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہ اس کام کو کرتے ہوئے چونکہ ہمیں مرنا پڑتا ہے۔ اس لئے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ پس دنیا کی کونسلوں میں آمد و خرچ کے لئے جو دلائل دئے جاتے ہیں وہ یہاں نہیں چل سکتے۔ ان کی حکومتوں کے قیام کا باعث اور ہے اور ہمارے سلسلہ کے قیام کا باعث اور ہے۔ ہمیں ان اصطلاحات میں باتیں کرنی چاہئیں۔ جن کو قائم کرنے کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں۔

طاقت کے مطابق کام کرنے کا مطلب

"بے شک خدا تعالےٰ نے یہ کہا ہے۔ کہ اپنی طاقت کے مطابق کام کرو مگر طاقت کی تعریف وہ ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے کی ہے۔ نہ کہ وہ جو ہم قربانی سے بچنے کے لئے خود کریں۔ بے شک خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ مگر اس کی تعریف کیا کی ہے۔ خدا تعالےٰ یہ کہتا ہوا مدینہ کے چندے سے دو سامان انسانوں کو بدر کے میدان میں لے جاتا ہے جہاں دشمن کی طاقت ان کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھی۔ اتنی زیادہ کہ مسلمانوں کی طاقت کو اس کے مقابلہ میں کوئی نسبت بھی نہ تھی۔ اس وقت جنہوں نے کہا۔ کہ اس جنگ میں شرکت تو صریحاً موت ہے۔ ان کو منافق قرار دیا گیا۔ اور اسلام کے دشمن ٹھہرایا گیا۔ پس اگر لا یکلف اللّٰہ کے معنی یہ ہیں کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں مرنے سے بچو تو جنگ بدر میں نہ جانیوالے منافق نہیں بلکہ مومن سمجھے جائیں گے۔ مگر خدا نے انہیں منافق قرار دیا۔ غرض خدا تعالےٰ نے بے شک یہ فرمایا ہے۔ کہ اپنی طاقت کا خیال رکھو۔ مگر اس حد کے اندر جو خدا نے مقرر کی ہے۔ نہ وہ جو تمہارے نفوس کی موٹائی نے قرار دی ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت کیلئے چندہ کی اپیل

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پر اس وقت سب سے بڑا بوجھ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کا ہے۔ اس سکول کی عمارت کیلئے زمین خرید لی گئی ہے۔ اور قیمت بھی ادا کر دی گئی ہے۔ اب اس سکول کی عمارت بنانے کا سوال ہے۔ اس عمارت کے لئے گذشتہ سال سے چندہ کی تحریک جاری ہے۔

اس سال ہم نے تیس ہزار کی رقم جمع کرنی تھی۔ لجنہ اماء اللہ کے مالی سال پر نو ماہ گذر چکے ہیں۔ اور صرف پانچ ہزار کے قریب چندہ جمع ہوا ہے۔ اس سکول کی عمارت اس وقت تک شروع نہیں کی جا سکتی۔ جب تک پچاس ساٹھ ہزار چندہ جمع نہ ہو جائے

تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنی پرانی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اس چندہ کی وصولی کی طرف توجہ کریں۔ اور بہت جلد اتنی رقم جمع کر دیں تاکہ عمارت شروع کر دی جائے کسی ایک کام کو سالوں نہیں لٹکانا چاہیئے۔

ہمارا یہ بھی فیصلہ ہے کہ جو بہن یا بھائی ایک سال کے اندر اندر ڈیڑھ صد کی رقم سکول کی عمارت کے لئے دیں۔ ان کا نام عمارت پر کندہ کیا جائے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

بقیہ نتیجہ امتحان چشمہ مسیحی و آسمانی فیصلہ

قیادت تعلیم انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام گذشتہ سال پندرہ دسمبر ۱۹۶۰ء کو آسمانی فیصلہ و چشمہ مسیحی کا امتحان ہوا تھا۔ جس کا نتیجہ ۲۶/۲/۶۱ کے الفضل میں چھپ چکا ہے۔ مندرجہ ذیل دو احباب کا نتیجہ شائع ہونے سے رہ گیا تھا۔ جو اب شائع کیا جا رہا ہے۔

مکرم سید محمد اقبال حسین صاحب دارالصدر غربی ب اول درجہ

" ڈاکٹر خیر الدین صاحب بٹ " "

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔ خوشخط لکھا کریں (مینیجر)

نظارت تعلیم کی طرف سے ضروری اطلاعات

۱- داخلہ گورنمنٹ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور } بی ایڈ کلاس۔ انٹرویو کمیٹی داخلہ فیس یونین داخلہ ۱۵/- خرچ کتب ۱۰۰/- شرائط: ڈگری۔ عمر ۶/۹ کو کم از کم ۱۹۔

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۶۱/۸/۵ تک۔ فارم واپسی لفافہ بھیج کر دفتر کالج سے طلب کریں مشمولات (۱) پاسپورٹ سائز فوٹو (۲) مصدقہ نقل میٹرک سند (۳) مصدقہ نقل ڈگری یا ڈپلومہ (۴) آخری امتحان میں حاصل کردہ نمبروں کی تصدیق (۵) سرٹیفکیٹ وطنیت (۶) تصدیق تدریسی تجربہ۔ پراسپکٹس ۱/۲ ۲ روپیہ میں سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ۔ ویسٹ پاکستان لاہور سے حاصل ہو۔ (پ ۔ ٹ ۶۱/۷/۱۵)

۲- سی ٹی کلاس } امسال سی ٹی کلاس گورنمنٹ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور سے گورنمنٹ نارمل سکول گکھڑ میں منتقل ہوگئی ہے (پ۔ ٹ ۶۱/۷/۱۵)

۳- داخلہ فشریز ٹریننگ سنٹر } فشریز ٹریننگ سنٹر واقعہ کوٹ عبدالمالک شاہدرہ ضلع شیخوپورہ۔ عرصہ ٹریننگ چھ ماہ۔ فش فارمنگ دفتری مینجمنٹ۔ انتظام رہائش و خوراک بذمہ امیدوار۔ شرائط:- انگریزی سمجھ سکتا ہو۔ میٹرک کو ترجیح۔ درخواست بنام ڈائریکٹ انچارج سنٹر ۶۱/۷/۲۹ تک (پ۔ ٹ ۶۱/۷/۱۵)

۴- داخلہ طبیہ کالج (انجمن حمایت اسلام لاہور) منظور شدہ امدادی ادارہ۔ بورڈنگ ہوس موجود۔ پراسپکٹس مفت۔ شرائط: میٹرک یا اورینٹل کالج کا ڈپلومہ ہولڈر برائے داخلہ حکیم حاذق کلاس (پاکستان ٹائمز ۶۱/۷/۱۵)

۵- ہز ہائی نس آغا خاں وظائف } سیشن ۶۲-۶۱ء (از ابتدائی اکتوبر ۶۱ء) تعلیم آکسفورڈ۔ کیمبرج۔ لندن یونیورسٹی

ایک ایک وظیفہ۔ عرصہ دو سال کے لئے۔ بذریعہ ٹورسٹ کلاس ہوائی سفر آمد و رفت کا کرایہ۔ مضامین (۱) اسلامک سٹڈیز یا عربی (۲) کیمسٹری یا کیمیکل ٹیکنالوجی (۳) ریاضی۔ منتخب شدہ امیدواران پی۔ ایچ ڈی ڈگری کے لئے کام کریں گے۔

شرائط:- اچھی ماسٹرز ڈگری متعلقہ مضمون۔ پانچ سالہ تجربہ ریسرچ یا تجربہ تدریس پوسٹ گریجوایٹ ٹیچنگ کو ترجیح۔ معاہدہ (۱) بصورت ناکامی رقم یونیورسٹی کو قابل واپسی (ب) پنجاب یونیورسٹی کی ملازمت پانچ سالہ لازم۔ بصورت دیگر/- ۴۰۰۰ روپیہ ہرجانہ درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول اسناد ۶۱/۷/۲۵ تک بنام رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور (پ۔ ٹ ۶۱/۷/۱۵)

۶- پاکستان پوسٹ و ٹیلیگراف ڈیپارٹمنٹ } امتحان مقابلہ برائے بھرتی اپر ڈویژن کلرکس دفاتر

اکاؤنٹس آفیسر ٹیلیفون ریونیو لاہور۔ ہیڈ آفیسر انچارج ٹیلیگراف سٹورز سرگودھا ۶۱/۸/۲۸ کو خالی اسامیاں ۲۰، ۴ بصورت لے دو۔ ٹی آر لاہور۔ بصورت آفیسر انچارج ٹیلیگراف سٹورز سرگودھا ۲۶ فارم بمعہ قواعد بھرتی و سلیبس/۵ روپے کا پوسٹل آرڈر دیکر جنرل مینجر (ٹیلی کمیونیکیشن) نارورن ریجن لاہور سے حاصل کریں۔ شرائط: بیچلر ڈگری عمر ۶۱/۸/۱ کو ۱۸ تا ۲۵ سکیل ۸۵-۶-۱۱۵-۱۵/۲-۱۷۵-۱۰-۲۲۵۔ الاونسز علاوہ۔ درخواستیں بنام جنرل مینجر (ٹیلی کمیونیکیشن) نارورن ریجن۔ ویسٹ پاکستان لاہور ۶۱/۷/۳۱ تک مشمولہ (۱) مصدقہ نقول تعلیمی اسناد (۲) کیرکٹر سرٹیفکیٹ (۳) سرٹیفکیٹ وطنیت (۴) دو عدد پاسپورٹ سائز فوٹو مصدقہ گزٹڈ افسر۔ (پ۔ ٹ ۶۱/۷/۱۵)

۷- داخلہ لیاقت میڈیکل کالج حیدرآباد } داخلہ فرسٹ ایم بی بی ایس کلاس۔ انٹرویو۔ شرائط: سیکنڈ کلاس ایف ایس سی (میڈیکل) باشندہ ویسٹ پاکستان فارم درخواست معہ لفافہ یا واپسی لفافہ بھیج کر۔ درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول اسناد ۶۱/۷/۲۴ تک بنام ایڈمنسٹریٹر لیاقت میڈیکل کالج حیدرآباد۔ (پ۔ ٹ ۶۱/۷/۱۵)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرا عزیز بچہ نصر اللہ خاں عمر گیارہ سال تشویشناک طور پر بیمار ہے۔ سخت کمزور ہو چکا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (عبد الرحمٰن مبشر رحمانیہ منزل بلاک جی ڈیرہ غازیخان)

وصولی چندہ وقف جدید۔ سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنا چندہ بھجوا دیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظم مال وقف جدید

نام	رقم
ملک عبد المنان صاحب ... سرگودھا	۶-۰۰
صلاح الدین صاحب "	۶-۰۰
عبد المجید صاحب "	۶-۰۰
ملک خدا بخش صاحب	۶-۵۰
ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب "	۱۲-۰۰
سید مبارک حسین صاحب "	۶-۰۰
ماسٹر محمد الدین صاحب انور "	۳-۰۰
مسعود احمد صاحب انبالوی	
دھرم پورہ لاہور	۵-۲۵
منشی قمر الدین صاحب کریم نگر فارم	۶-۵۰
منشی محمد بوٹا صاحب "	۶-۶۲
محمد صادق صاحب "	۶-۳۷
چوہدری غلام احمد صاحب "	۱۳-۰۰
عادل ایاز صاحب ماڑی پور کراچی	۱۰-۰۰
کرم دین صاحب خلاصی "	۵-۰۰
شیخ عبد الوہاب صاحب "	۲۴-۰۰
بیگم اکرام باجوہ صاحبہ "	۶-۰۰
آمنہ بائی صاحبہ "	۶-۰۰
حسنیٰ قریشی صاحبہ "	۶-۰۰
جناب بلال الدین صاحب نارائن گنج	
مشرقی پاکستان	۷-۵۰
سیکرٹری صاحب مال بادشاد گنج "	۶-۲۵
حکیم مولوی نظام الدین صاحب شاہدرہ	۶-۵۰
سید محمد صدیق صاحب شاہ مسکین شیخوپورہ	۳-۰۰
ماسٹر محمد انور صاحب نارووال "	۶-۰۰
چوہدری حسن محمد صاحب مرحوم شیخوپورہ	۱۵-۰۰
ریشم بی بی صاحبہ دارالیمن ربوہ	۶-۲۵
پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد "	۷-۰۰
اہلیہ صاحبہ نصرت جہاں بیگم " "	۷-۰۰
ناصر احمد خالد پسر " "	۶-۷۵
منور احمد صاحب خالد پسر "	۶-۷۵
صاحبزادہ محمد طیب صاحب " "	۶-۰۰
چوہدری نور احمد صاحب دارالنصر " "	۳-۰۰
مولوی دولت محمد صاحب شاہد " "	۷-۰۰
پروفیسر حمید اللہ صاحب " "	۶-۵۰
چوہدری محمد شفیع صاحب انجینئر "	۶-۰۰
غلام احمد صاحب چک ۹۹ ضلع سرگودھا	۶-۰۰
سلیمہ اختر صاحبہ " "	۶-۰۰
محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ چک ۳۵ "	۷-۰۰
نسیم اختر صاحبہ " "	۶-۰۰
نسرین اختر صاحبہ " "	۶-۰۰
محمد اختر صاحب " "	۶-۰۰
خالد مسعود صاحب " "	۶-۰۰
کوثر جمیل صاحب "	۶-۰۰
عطاء اللہ صاحب چک ۲۶ "	۷-۰۰
زبیدہ بیگم صاحبہ بنت "	۶-۰۰

مجلس انصار اللہ کے زعیم / زعیم اعلیٰ بھی مقامی جماعت کی مجلس عاملہ کے رکن ہوں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بحوالہ ریزولیشن صدر انجمن احمدیہ ربوہ نمبر ۱۱۶ مورخہ ۶۱-۷-۱ اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ہر مقام پر زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقام بھی قائد خدام الاحمدیہ کی طرح مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی مجلس عاملہ کا رکن ہوگا۔ اس سے قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے بحوالہ ریزولیشن صدر انجمن احمدیہ ربوہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ حلقہ کی مجلس انصار اللہ کا زعیم بھی اس حلقہ کے صدر کی مجلس عاملہ کا رکن ہوگا۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

انصار اللہ

حقہ نوشی:- حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"حدیث میں آیا ہے ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ اسلام کا حسن یہ بھی ہے۔ کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جائے اس طرح پر یہ پان۔ حقہ۔ زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ ایسی چیزیں ہیں۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان ان کا بفرض محال نہ ہو تو بھی اس سے ابتلاء آجاتے ہیں۔ اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے۔ مثلاً قید ہو جائے تو روٹی تو ملیگی لیکن بھنگ چرس یا اور نشی اشیاء نہیں دی جائینگی۔ یا اگر قید نہ ہو کسی ایسی جگہ میں ہو۔ جو قید کے قائم مقام ہو۔ تو پھر بھی مشکلات پیدا ہو جاتے ہیں۔ فتاویٰ ص ۲۹۶ ۱۰/۶ ۱۹۰۲ء (قائد تربیت انصار اللہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نمبر ۱۶۱۶۴:- میں ملک مظفر احمد ولد ڈاکٹر ظفر حسن صاحب قوم ککے زئی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایجوکیشن ڈیپو مینٹ کراچی نمبر ۲۶ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ معہ الاؤنس مبلغ ۲۳۱/- روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۸ اپریل ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:- ملک مظفر احمد بقلم خود

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

گواہ شد:- محمود احمد خورشید سیکرٹری خدمت خلق جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۱۶۵:- میں امۃ الاسلام زوجہ ناصر احمد صاحب کھوکھر قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن A/۱۲۵/۲۶ ڈرگ روڈ بازار کراچی نمبر ۲۵ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ چھ صد روپیہ ہے

(۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے (۱) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ایک تولہ قیمت ۱۲۵/- روپے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۴ اپریل ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ:- امۃ الاسلام بقلم خود

گواہ شد:- ناصر احمد کھوکھر سیکرٹری مال حلقہ ڈرگ روڈ جماعت احمدیہ کراچی (خاوند موصیہ)

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۱۶۶:- میں فصیحہ بیگم زوجہ شیخ لطف الرحمن صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۸۸ مارٹن روڈ کوارٹرس کراچی نمبر ۵ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔

(۱) گلے کا ہار طلائی ایک عدد وزن ایک تولہ

(۲) جھمکے طلائی ایک جوڑی وزن ایک تولہ

(۳) ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ۱/۲ تولہ

(۴) انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزن ۱/۲ تولہ

جملہ وزن تین تولہ قیمت ۳۶۰/- روپے۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۲ اپریل ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ:- فصیحہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:- لطف الرحمن خاوند موصیہ

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۶۱۶۷:- میں محمد الدین ولد علم الدین قوم مغل برلاس پیشہ چھاپڑی لگانا عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد بیس روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی الراقم الحروف رشید احمد دفتر وصیت ربوہ

العبد:- محمد الدین محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ معرفت فضل الدین صاحب دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ۔

گواہ شد:- رشید احمد کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۱۶۸:- میں جمیل احمد ولد خلیل احمد قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال تقریباً تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سکھر ڈاکخانہ خاص ضلع سکھر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں خدا کے فضل سے میرے والد صاحب حیات ہیں۔ لہذا میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے اس وقت میری تنخواہ مبلغ ۹۵/- روپے ہے۔ میں اپنی تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام کرتا ہوں اور انشاء اللہ باقاعدگی سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد یا حیات کے دوران میں میری کوئی جائیداد قائم ہوگی تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کا اطلاق ہوگا۔ اور جس کی حقدار صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ فقط جمیل احمد بقلم خود قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکھر۔

گواہ شد:- قریشی عبد الرحمن بقلم خود

گواہ شد:- محمد صادق محمود بقلم خود مربی سلسلہ ۳۱-۳-۶۱

نمبر ۱۶۱۶۹:- میں سید خورشید احمد ولد سید بشیر احمد صاحب قوم سید بخاری پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن A/14 آدم شاہ ضلع سکھر صوبہ سابق سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱/۳/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- سید خورشید احمد بقلم خود ولد سید بشیر احمد صاحب۔

گواہ شد:- قریشی عبد الرحمن۔ موصی ۶۱۳۸ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکھر ۳۱/۳/۶۱

گواہ شد:- جمیل احمد ابن حکیم خلیل احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکھر ۳۱/۳/۶۱

درخواست دعا

میری پھوپھی محترمہ اہلیہ چوہدری محمد شجاعت علی صاحب انسپکٹر بیت المال چند دن سے بیمار ہیں اور آج کل تکلیف زیادہ ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اصغر قمر۔ ربوہ)

"غیر ملکی امداد کے سلسلہ میں امریکہ زیادہ حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کرے"

ٹیکساس کی قانون ساز اسمبلی سے صدر ایوب خاں کا خطاب

آسٹن (ٹیکساس) ۱۹ جولائی صدر ایوب نے کل ایک اور معرکۃ الآرا تقریر کی آپ نے ٹیکساس کی مجلس قانون ساز سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کو غیر ملکی امداد کے سلسلہ میں زیادہ حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کرنا چاہیئے آپ نے صاف لفظوں میں کہا کہ کچھ عرصہ سے امریکی پالیسی حقیقت پسندی سے محروم رہی ہے۔

صدر ایوب نے کہا امریکی تیا دت پر حلیف ملکوں کا اعتماد اسی وقت بڑھے گا۔ جب امریکہ کی پالیسی میں حقیقت پسندی کا عنصر غالب آئے گا اس کے بعد ہمارے دلوں میں بھی امریکہ پر بے پناہ اعتماد اور غیر متزلزل یقین پیدا ہو جائے گا۔

صدر پاکستان نے اعتراف کیا کہ امریکہ کی طاقت پر آزادی کے مستقبل کا دارومدار ہے ساتھ ہی آپ نے اہل امریکہ سے اپیل کی کہ وہ پاکستان کی مکمل حمایت کریں۔ صدر ایوب نے کہا آپ کی سلامتی اور ہماری سلامتی کا انحصار آپ کی قیادت کی طاقت پر ہے۔ آزادی کے تحفظ کے سلسلہ میں امریکہ اور پاکستان کے مفادات یکساں اور منزل مقصود ایک ہی ہے۔

صدر ایوب کی تقریر کے دوران پر زور تالیاں بجائی گئیں اس سے پہلے نائب صدر جانسن نے اپنے معزز مہمان کو آزادی کا نقیب قرار دیتے ہوئے

آپ نے کہا کہ پاکستان اور ٹیکساس ایک دوسرے سے بہت دور واقع ہیں لیکن پاکستان اور ٹیکساس کے عوام کی روایات ایک سی ہیں۔ صدر ایوب ایک تنگ دل نیشنلسٹ نہیں وہ تخلیقی رجحانات رکھنے والے مدبر ہیں۔

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

سے بھی نہیں چھوڑنا چاہیئے بلکہ ان لوگوں کو بھی نہیں چھوڑنا چاہیئے جن پر ان کی وجہ سے برا اثر پیدا ہو رہا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے ایسا وقت آ سکتا ہے کہ وہ سیدھے راستہ پر پڑ جائیں اور ان کو شرم آ جائے۔ اور وہ دل سے عبادت گزار بن جائیں اور ان پر بھی وہ فوائد مرتب ہونے لگیں جو مخلصانہ عبادت کے ہو سکتے ہیں کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عبادت محض اس لئے شروع کر دی کہ لوگ اس کو بزرگ سمجھیں۔ مگر اس کا الٹا اثر ہوا جب مسجد سے وہ نماز پڑھ کر نکلتا تو بچے بھی اس پر آوازے کستے اور کہتے۔ نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی وغیرہ وغیرہ ایک دن اس کے دل میں خیال آیا کہ بزرگی وزرگی کا خیال چھوڑ کر خلوص سے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگ جانا چاہیئے جو کچھ بھی لوگ کہیں اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ چنانچہ جونہی اس کی نیت بدلی چند ہی دنوں میں اس پر آوازے کسنے بند ہو گئے اور وہ سچ مچ لوگوں کی نگاہوں میں ایک بزرگ انسان بن گیا۔ اسی طرح اس یہودی کا قصہ ہے جو نماز کی نقل محض تمسخر کے لئے اتارا کرتا تھا۔ کچھ ایسی بات ہوئی کہ ایک دن یک دم اس کے دل میں تبدیلی آ گئی اور وہ بصدق دل مسلمان ہو گیا۔ اسی طرح اچھا کام گو پہلے کسی کی عاقبت کو نہ سنوارتا ہو اور وہ دنیا میں تقویٰ اشتہاراً برتتا ہو مگر کوئی نہ کوئی دن ایسا آ سکتا ہے جب وہ اچھا کام اس کی پشت و پناہ بن جائے اور وہ حقیقی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کرنا شروع کر دے۔

یہ واقعی صحیح ہے کہ اس زمانہ میں عبادت کو اکثر لوگوں نے محض عادت بنا رکھا ہے۔ اور حقیقت میں ان کے دل سے خدا کا خوف دور ہوتا ہے اور وہ دوسروں پر ظلم کرنے سے باز نہیں آتے یہاں تک کہ معصوموں کو تنگ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی صریح خلاف ورزی کرتے ہیں کہ

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔

یعنی کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کے بوجھ کا متحمل نہیں ہوتا۔ باپ کی جگہ بیٹے کو اور بھائی کی جگہ بہن کو تکلیف دینے سے گریز نہیں کرتے۔ ایسے لوگ صریحاً دین کو دنیا پر نہیں بلکہ دنیا کو دین پر مقدم رکھتے اور اپنی عمومی زندگی میں تقویٰ سے خالی ہوتے ہیں ایسے لوگ یقیناً بے انصاف ہیں جو اپنا کوئی مطلب نکالنے کے لئے چالبازیوں سے کام لیتے ہیں۔ اور سیدھی طرح معاملہ کرنے کی بجائے ہیر پھیر سے کام لیتے ہیں۔ ایسے لوگ خواہ کتنے بھی بظاہر پرہیزگار ہوں کتنے بھی عبادت گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قطعاً پرہیزگار نہیں ہیں اور قطعاً عبادت گزار نہیں ہیں ان کے دل اللہ تعالیٰ کے خوف سے خالی ہیں۔ ان کی زندگی نیکیوں کا نہیں بلکہ بدعقلیوں کا پلندہ ہے۔ تاہم اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چونکہ ایسے لوگ دنیا میں موجود ہیں جو بظاہر پرہیزگار اور عبادت گزار ہیں لیکن ان کی زندگی دنیا پرستی کے سوا کچھ نہیں۔ اس لئے خود پرہیزگاری اور عبادت گزاری ہی بری چیز ہے۔ یہ خیال بالکل خام خیال ہے۔ اس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیئے۔

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا مطلب وہی ہے جو کسی نے پنجابی کے ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ

ہتھ کار ول تے دل یار ول

یعنی دنیوی کاموں کو سر انجام دیتے وقت بھی اللہ تعالیٰ کی یاد دل میں رہنی چاہیئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ محض زبان سے اللہ ہو اللہ ہو کرتا رہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ بھی کرے اللہ تعالیٰ کے خوف کو دل میں رکھے اور ڈرے کہ اس سے کوئی کام ایسا نہ ہو جائے جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کھو جائے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے یہ سادہ سے معنی ہیں اگر ہم اس پر کاربند ہو جائیں تو ہم دنیا میں یقیناً وہ انقلاب لا سکتے ہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہم کو کھڑا کیا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴